OPENACCESS:*EPISTEMOLOGY*
eISSN: 2663-5828pISSN: 2519-6480
Epistemology: Vol.15, Issue 16 Dec 2024

تفسیر القرآن بالقرآن میں علامہ شنقیطی رحمہ اللہ اور محمد حسین طباطبائی کا منہج: تحقیقی مطالعہ

The Methodology of Allama Al-Shanqiti (رحمہ اللہ) and Muhammad Husayn Tabataba'i in Tafsīr al-Qur'ān bil-Qur'ān (Interpretation of the Qur'an by the Qur'an)

Hafsa
Lecturer ,Govt. Associate College for Women Kundian.Mianwali
Farzana Khalid
Lecturer Islamic Studies,University of Home Economics,Lahore

Abstract: Sources & Principles help to understand a language. The Holy Qur'an final & revealed message of Allah Almighty is in Arabic. Accordingly an exegetist of this Holy Book must be possessed full command on principles & sources i.e. Sunnah, sayings of Sahabah & Taba'een, Arabic Language etc. Prophet (PBUH) explained verses of Qur'an by Qur'an, it is the first & foremost way for commentary .This article observes a division in Qur'anic exegesis: the interpretation of the Qur'an by the Qur'an itself (Tafsir al-Qur'an bil Qur'an) and Tafsir bil Ra'i.The former is a broad term encompassing several aspects, such as the context of verses, the study of linguistic parallels and contrasts, the harmonization of verses, and thematic exegesis. Similarly, Tafsir bil Ra'i includes various key elements: clarification of Qur'anic vocabulary through the Arabic language, poetic evidence, historical accounts, Isra'iliyyat and intellectual, logical, and philosophical discussions.The article examines two twentieth century works of exegesis—`Allama Shinqiti's Adwa' al-Bayan and Muhammad Husayn Tabataba'i's al-Mizan—through the lens of these two approaches. Special attention is given to the methodology of the first type, Tafsir al-Qur'an bil Qur'an, because these esteemed exegetes specifically made this approach the foundation of their interpretative works.

Keywords: Qur'anic exegesis, interpretive methodologies, Allama Shinqiti, Muhammad Hussain Tabataba'i'

CC BY

شریعتِ اسلامیہ کا ماخذ اول قرآن کریم و فرقانِ حمید ہے جو وحی الٰہی و منزل من اللہ ہے۔ کتاب الٰہی بحر العلوم و گنجینۂ فنون ہونے کے ساتھ ساتھ اسرار و حکم سے معمور ہے۔ اس کتاب میں کہیں اجمال ہے تو کہیں تفصیل، کہیں احکام مطلق بیان کیے گئے ہیں، تو کہیں مقید، ایک آیت میں حکم عام ہے تو دوسری آیت اس کی تخصیص کرتی ہے۔ چنانچہ اس کتابِ حکمت کے معانی کے بیان کے لیے تفسیر کی ضرورت پیش آتی ہے۔ قرآن کی تفسیر کا اوّلین ماخذ خود قرآنِ کریم ہے کیونکہ

وَالْقُرْآنُ يُفَسِّرُ بعضه بعضا، وهذا أَوْلَى مَا يُفَسَّرُ بِهِ۔[1]

قرآن کریم چونکہ نبی پاک ﷺ پر نازل ہوا اور آپ ﷺ شارح و مفسر قرآن کے منصبِ عالی پر فائز ہیں لہٰذا اصحابِ رسول ؐ تفسیر قرآن کے سلسلے میں سنت رسول اللہ ﷺ پر سب سے زیادہ اعتماد کرتے تھے۔ علاوہ ازیں قرونِ ثلاثہ سے ہمیں تفسیر کے دیگر مصادر جیسے اجتہاد، یہود و نصاری کی روایات، استشہادِ شعری، لغت عرب وغیرہ کا بھی ثبوت ملتا ہے۔ پھر عہدِ تدوین میں جو پہلی باقاعدہ تفسیر ابنِ جریر طبری ؒ کی جامع البیان عن تاویل ای القرآن مرتب ہوئی، اس میں بھی بنیادی ماخذ قرآن کریم، حدیث رسول ؐ، اقوالِ صحابہ، تابعین و تبع تابعین ہیں، نیز علامہ طبری ؒ نے اقوال کی تعیین یعنی راجح و مرجوح قرار دینے میں رائے کا بھی استعمال کیا ہے۔

جس طرح یہ عام عادت ہے کہ شے کا وجود پہلے ہوتا ہے لیکن اس کی تدوین بعد ہوتی ہے، جو کہ اس کے وجود کی خبر دیتی ہے نہ کہ اسے وجود بخشنے والی ہوتی ہے۔ علوم پہلے موجود ہوتے ہیں مصطلح العلوم بعد میں مدون ہوتے ہیں، اسی طرح تفسیر کے اقسام و مناہج پہلے بھی موجود تھے، لیکن پہلی باقاعدہ تقسیم تفسیر بالماثور اور تفسیر بالرائے کی گئی۔[2] پھر علماء نے تفسیر بالرائے کی بھی دو انواع بتائیں یعنی تفسیر بالرائے محمود اور تفسیر بالرائے مذموم، بعض نے یہ بھی ثابت کیا ہے کہ تفسیر بالماثور اور تفسیر بالرائے میں کوئی جوہری و حقیقی فرق نہیں ہے بلکہ تفسیر بالرائے محمود دراصل تفسیر بالماثور ہی میں شامل ہے لیکن تفسیر بالرائے مذموم تفسیر باطل ہے۔ اس کے علاوہ بھی تفسیر کی متعدد تقسیمات کی گئیں، ان میں ایک تقسیم تفسیر صحیح اور تفسیر باطل کی بھی ہے۔ اس آرٹیکل میں تفسیر کی جس تقسیم کو ملحوظ رکھا گیا ہے وہ تفسیر القرآن بالقرآن اور تفسیر بالرائے کی تقسیم ہے۔

تفسیر القرآن بالقرآن ایک وسیع اصطلاح ہے جس کی علماء ومفسرین نے دو حدود ذکر کی ہیں: حد مطابق اور حد توسع۔ حد مطابق جو آیات کے معانی کو واضح کرتی ہے یعنی بیانِ قرآن کا فائدہ دیتی ہے جبکہ حد توسع صراحتاً معانی قرآن کی تعیین تو نہیں کرتی لیکن مفہوم کے سمجھنے میں معاون ضرور ثابت ہوتی ہے۔ان حدود کے تحت تفسیر القرآن بالقرآن کو بالعموم مندرجہ ذیل مراتب میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ تفسیر القرآن بالحدیث، تفسیر القرآن للقرآن، تفسیر القرآن باقوالِ صحابہ تابعین وتبع تابعین، سیاق آیات القرآن، علم الوجوہ والنظائر، تطبیق بین الآیات اور تفسیر موضوعی وغیرہ۔ جبکہ تفسیر بالرائے کے تحت مفردات القرآن کی لغتِ عرب سے وضاحت، شعری استشہادات، تاریخی واقعات کا بیان، اسرائیلیات، عقلی، منطقی وفلسفیانہ مباحث بیان کی جاتی ہیں۔

اس مقالے میں بیسویں صدی کی دو تفاسیر یعنی علامہ شنقیطیؒ کی اضواء البیان اور محمد حسین طباطبائی کی المیزان کا انہی دو مناہج کے اعتبار سے جائزہ لیا جاتا ہے اور پہلی نوع یعنی تفسیر القرآن بالقرآن کے تحت تفاسیر کے اسلوب کے بیان پر خصوصی توجہ دی گئی ہے، کیونکہ ان مفسرین کرام نے اس اسلوب کو بطورِ خاص تفسیر نگاری کی بنیاد قرار دیا ہے۔

علامہ شنقیطیؒ کا تعارف

آپؒ کا اسم گرامی "محمد الامین" اور لقب "آبّا" ہے۔[3] اپنے وطن شنقیط کی نسبت سے شنقیطی کہلائے[4] آپؒ ۱۳۲۵ھ بمطابق ۱۹۰۷ء میں مملکت موریطانیہ کے ضلع کیفا کے علاقے "قطر" میں پیدا ہوئے۔ علامہ شنقیطیؒ سلفی العقیدۃ تھے[5] اور فقہ میں آپؒ کا رجحان فقہ مالکی کی طرف ہے۔ علامہ شنقیطیؒ نے جمعرات ۱۷ ذی الحجہ ۱۳۹۳ھ، بمطابق ۱۹۷۴ء میں مکہ میں وفات پائی۔ آپؒ کو مقبرۃ معلاۃ مکہ میں دفن کیا گیا۔[6] آپؒ بیک وقت مفسر، ماہر علمِ اصولِ فقہ، نسّاب اور بلند پایہ شاعر تھے، نیز ھیئۃ کبار العلماء اور رابطہ عالم اسلامی کے رکن بھی رہے۔[7] آپؒ نے متعدد مقامات پر نہایت بلند پایہ خطبات دیئے جواب تحریری صورت میں شائع ہو چکے ہیں۔ آپؒ نے متعدد کتب تصنیف کیں، ان میں سے مشہور تفسیر اضواء البیان فی ایضاح القرآن بالقرآن، نظم فی انساب العرب، رجز فی فروع مذہب مالک، منع جواز المجاز فی المنزل للتعبد والاعجاز، دفع ایہام الاضطراب عن آیات الکتاب، مذکرہ اصول الفقہ علی روضۃ الناظر للعلامہ ابن قدامہ، آداب البحث والمناظرہ ہیں۔

آپؒ کی تفسیر کا مکمل نام اضواء البیان فی ایضاح القرآن بالقرآن ہے۔ یہ تفسیر علامہ شنقیطیؒ نے اپنے شاگرد شیخ عطیہ محمد سالم کی تحریک پر لکھی اور مقصدِ تالیف دو امور یعنی قرآن کی قرآن سے تفسیر اور فقہی احکام کا بیان ہے۔ ان اسباب کی مقدمے میں بھی تصریح موجود ہے۔ تفسیر اضواء البیان سورۃ مجادلہ تک علامہ شنقیطیؒ نے لکھی ہے بسبب وفات آپؒ تفسیر مکمل نہ کر سکے لہٰذا باقی تفسیر آپؒ کے شاگرد شیخ عطیہ محمد سالمؒ نے مکمل کی ہے۔ علامہ شنقیطیؒ نے تفسیر کے آغاز میں نہایت جامع و علمی مقدمہ تحریر کیا ہے اس میں آپؒ نے تفسیر قرآن کے طریقوں کا تفصیلی ذکر کیا ہے اور ان کے لیے "انواع البیان" کی اصطلاح استعمال کی ہے اور اہم انواع البیان جیسے مجمل و مفسر، ظاہر و نص، خاص و عام وغیرہ کا مثالوں کے ساتھ ذکر کر کے تفسیر القرآن بالقرآن کی اہمیت پر روشنی ڈالی ہے۔ ان انواع کے تفصیلی تذکرے کے بعد آپؒ نے اصولیین کے نزدیک اجمال و بیان کی تفصیل بھی بیان کی ہے۔

تفسیر القرآن بالقرآن میں اضواء البیان کا منہج

ذیل میں تفسیر القرآن بالقرآن کی مشہور انواع و مراتب کے تحت اضواء البیان کا منہج و اسلوب قلمبند کیا جاتا ہے۔ قرآنی الفاظ کی وضاحت میں علامہ شنقیطیؒ کا طریقہ کار یہ ہے کہ اگر کوئی لفظ ایک سے زائد مقامات پر ایک سے زائد معنی میں استعمال ہوا ہو تو علامہ شنقیطیؒ نہ صرف ان مقامات کی بلکہ ان مختلف المعنی الفاظ کے معانی کی بھی وضاحت کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر لفظ "الضلال "قرآن کریم میں کئی معنوں میں استعمال ہوا ہے، اضواء البیان میں اس کی وضاحت یوں موجود ہے:

> الضلال کے لفظ کا اطلاق قرآن اور عربی لغت میں تین معنوں میں ہوتا ہے۔ اول: الضلال کا لفظ حق کے راستے سے باطل راستے کی طرف چلے جانے کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے، جیسے اسلام سے کفر کی طرف پلٹ جانا، مثلاً سورۃ فاتحہ میں اللہ کا ارشاد ہے: (غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ [8]) دوم: الضلال کا لفظ ہلاکت، اضمحلال اور غائب ہونے کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے، مثلاً فرمان الٰہی ہے: (وَقَالُوْٓا ءَاِذَا ضَلَلْنَا فِي الْاَرْضِ ءَاِنَّا لَفِيْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ [9]) سوم: الضلال کا لفظ علمِ حقیقی سے بے خبر ہونے کے معنوں میں بھی استعمال ہوتا ہے، جیسے ارشاد ہے: (وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰى [10])۔[11]

ثابت ہوتا ہے کہ تفسیر اضواء البیان میں ایضاح الاشتراک اللفظی فی القرآن الکریم کی متعدد مثالیں موجود ہیں۔ علامہ شنقیطیؒ قرآنی آیات کی قرآنی آیات سے وضاحت، بعض اوقات ایک ہی آیت سے کرتے ہیں اور بعض مرتبہ کئی آیات بطور وضاحت پیش کرتے ہیں۔ آیت کی آیت سے وضاحت سے وضاحت کا اسلوب اس مثال سے بخوبی واضح ہوتا ہے۔ سورۃ بقرۃ کی آیت(وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ[12]) کی تفسیر کرتے ہوئے علامہ شنقیطیؒ فرماتے ہیں:

> یہاں ان انھار کی انواع واضح نہیں ہیں لیکن ان کی وضاحت اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے ہوتی ہے:(فِيْهَآ اَنْهٰرٌ مِّنْ مَّآءٍ غَيْرِ اٰسِنٍ ۚ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ لَّبَنٍ لَّمْ يَتَغَيَّرْ طَعْمُهٗ ۚ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ خَمْرٍ لَّذَّةٍ لِّلشّٰرِبِيْنَ ڬ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّى[13])۔[14]

اسی طرح حرمتِ ربو والی آیت (يَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا[15]) میں محق ربٰو کی وضاحت میں آپؒ سورۃ روم کی آیت ۳۹، المائدۃ کی آیت ۱۰۰، الانفال کی آیت ۳۷، البقرۃ کی آیات ۲۷۵ اور ۲۷۹ لائے ہیں۔

مجملات القرآن ایک مسلسل موضوع ہے، علامہ شنقیطیؒ نے بھی اس پر کلام کیا ہے اور اجمال کے تین بنیادی اور کئی ذیلی اسباب ذکر کیے ہیں، ان میں سے چند ایک پر ذیل میں مختصر اًروشنی ڈالی جاتی ہے۔

اجمال بسبب الاشتراک: آپؒ نے مشترک الفاظ قرآنی کے معانی سے عدم واقفیت کو اجمال کی ایک وجہ قرار دیا ہے اور اضواء البیان میں ان الفاظ کی نہ صرف تعیین کی ہے، بلکہ اشتراک کے اسباب و مواضع بھی بیان کیے ہیں، جیسے علامہ شنقیطیؒ خود فرماتے ہیں:

> بیان کی اقسام جن کا ہم نے اس کتاب میں التزام کیا ہے وہ اشتراک کے سبب سے بیان میں اجمال کا واقع ہونا ہے، خواہ یہ اجمال اسم میں ہو، یا فعل میں، یا حرف میں ہو۔

اجمال بسبب الابہام: اس کے تحت علامہ شنقیطیؒ اسم جنس، مفرد، جمع و اسم جمع، صلہ و موصول اور مختلف المعنی حروف وغیرہ کو ذکر کرتے ہیں اور مفسر کی ان سے کماحقہ واقفیت نہ ہونے کو بھی اجمال کی وجہ قرار دیتے ہیں۔

اجمال بسبب الاحتمال: اس کے تحت آپؒ لکھتے ہیں کہ اجمال بسبب الاحتمال ضمیر کی تفسیر میں ہوتا ہے اور یہ (احتمال) بے شمار جگھوں پر (ہو سکتا) ہے۔[16]

تفسیر اضواء البیان میں ان تمام مجملات کے نہ صرف اسباب بیان کیے گے ہیں بلکہ ان کی تفصیل ذکر کرنے کا بھی اہتمام کیا گیا ہے اور علامہ شنقیطیؒ نے اس پہلو کی طرف خصوصی توجہ دی ہے، مثال کے طور پر اللہ رب العزت کے ارشاد(وَالَّيْلِ اِذَا عَسْعَسَ[17]) کی تفسیر کرتے ہوئے صاحبِ تفسیرؒ لکھتے ہیں:

> عسعس لفظ مشترک ہے، اس کے معنی آنے کے بھی ہیں اور جانے کے بھی ہیں، لیکن اللہ تعالیٰ کا ارشاد(وَالَّيْلِ اِذْ اَدْبَرَ[18]) میں لفظ ادبر اس کے آنے کے معنی(اقبل) کی تائید کر رہا ہے۔[19]

پھر علامہ شنقیطیؒ اس بارے میں مفسرین کرام کے اختلاف کو ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

> یہی معنی ابنِ کثیرؒ نے اختیار کیے ہیں[20] اور ابن جریرؒ نے اس کے مخالف معنی مراد لیے ہیں[21]۔[22]

اس مثال سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ آپؒ مشترک کی وضاحت میں علماء و مفسرین کے موقف کو نہ صرف بیان کرتے ہیں بلکہ ان میں سے راجح و مختار قول کی بھی تعیین کرتے ہیں۔

علامہ شنقیطیؒ کا رجحان فقہ مالکی کی طرف ہے اور مالکیہ کے نزدیک مفہومِ مخالف مستقل دلیل شرعی ہے اسی لیے آپؒ بھی تفسیر میں ظاہری حکم کے ساتھ ساتھ دلیلِ خطاب یا مفہومِ مخالف کو بیان کرتے ہیں، جیسے سورۃ بقرۃ کی آیت (ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ[23]) کی تفسیر میں لکھا ہے:

> اس آیت سے واضح ہو رہا ہے کہ یہ قرآن متقین کے لیے راہِ ہدایت ہے لیکن اس آیت سے ایک اور بات بھی واضح ہو رہی ہے یعنی ایک مفہوم مخالف بھی کہ یہ قرآن غیر متقین کے لیے ہدایت نہیں ہے اور اس مفہوم کی دیگر آیات بھی موجود ہیں جیسے: (قُلْ هُوَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هُدًى وَّشِفَآءٌ ۭ وَالَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ فِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرٌ وَّهُوَ عَلَيْهِمْ عَمًى[24])۔[25]

علامہ شنقیطیؒ نے ایک موضوع کی وضاحت دیگر آیاتِ قرآنی سے بھی کی ہے، مثلاً سورۃ النحل میں جہاں اہلِ جنت کے سائے کا ذکر ہے(نُدْخِلُهُمْ ظِلًّا ظَلِيْلًا[26])، یہاں پر سائے کی ایک ہی صفت یعنی ظلیل بیان ہوئی ہے، قرآن میں دیگر مقامات پر اس کی مزید صفات بھی ذکر ہوئی ہیں، صاحب تفسیرؒ اس آیت کی تفسیر دیگر آیاتِ قرآنی سے کرتے ہوئے رقمطراز ہیں:

اس آیت میں اہلِ جنت کے سائے کی ایک صفت بیان ہوئی ہے کہ وہ گھنا سایہ ہوگا،ایک اور جگہ اس کی دوسری صفت بیان ہوئی ہے کہ وہ ہمیشہ رہنے والا سایہ ہوگا، پھر تیسری جگہ بیان ہوا کہ وہ سایہ لمبا ہوگا، پھر ایک جگہ بیان ہوا کہ وہ سایہ ایک نہیں کئی سائے ہوں گے،اور ایک جگہ ذکر کیا کہ اس سائے میں اہلِ جنت اپنی بیویوں کے ساتھ تکیہ لگائے اپنی مسندوں پر بیٹھے ہوں گے،اس کے ساتھ اہلِ جہنم کا سایہ بھی ہوگا مگر وہ اس طرح کا نہیں بلکہ تین شاخہ سایہ ہوگا نہ انھیں آگ سے بچانے والا نہ آرام دینے والا، پھر سورۃ واقعہ میں بیان ہوا کہ وہ سایہ دھویں والا ہوگا۔[27]

آپؒ استدلالاتِ فاسدہ کا رد بھی کرتے ہیں، جیسے سورۃ مائدۃ کی آیت(وَكَتَبْنَا عَلَيْهِمْ فِيْهَآ اَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ[28]) سے بعض علماءاستدلال کرتے ہیں کہ مسلمان کو کافر ذمی کے بدلے میں قتل کر دیا جائے گا،صاحب اضواءالبیان ان حضرات کا رد کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ نفسِ آیت میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ کافر اس کے عموم میں داخل نہیں ہے، کیونکہ آیت کا قرینہ (فَمَنْ تَصَدَّقَ بِهٖ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَّهٗ[29]) بتاتا ہے کہ کافر متصدقین میں سے نہیں ہے،اس لیے مسلمان کو کافر ذمی کے بدلے میں قتل نہیں کیا جائے گا۔[30]

علامہ شنقیطیؒ مختلف قراءت (متواتر و شاذ) بیان کرتے ہیں اور صحیح قراءتوں کی نشاندہی بھی کرتے ہیں جیسے آیت(وَاَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ[31])کے تحت آپؒ نے ایک شاذ قراءت اور دو متواتر قراءتیں بیان کی ہیں اور آخر میں صحیح قراءت (بالنصب) کی تعیین کر کے وجہ بھی بتائی ہے۔[32] نیز آپؒ نے انواع علوم القرآن مکی و مدنی، سبب نزول، علم الوقف والابتداء، علم الوجوہ والنظائر، ناسخ و منسوخ، محکم و متشابہ، مقدم و مؤخر، حقیقت و مجاز، تشبیہ و استعارہ، کنایہ و تعریض، فواتح وخواتم السور اور ایجاز القرآن کا لحاظ رکھا ہے۔

تفسیر القرآن بالقرآن میں اضواءالبیان کا منہج- باعتبار مباحث دینیہ

مباحث دینیہ میں سے دو بنیادی مباحث یعنی ایمانیات اور احکام کے تحت علامہ شنقیطیؒ کے منہج پر ذیل میں روشنی ڈالی جاتی ہے۔

مباحث ایمانیات کے سلسلے میں علامہ شنقیطیؒ کا مسلک محدثین اور جمہور فقہاء (مالکیہ، شوافع اور حنابلہ) کے مطابق ہے یعنی آپؒ کے نزدیک ایمان مرکب ہے، بسیط نہیں ہے۔ چنانچہ سورۃ الحجرات آیت (قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا[33]) کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

أَنَّ مُسَمَّى الْإِيمَانِ الشَّرْعِيِّ الصَّحِيحِ وَالْإِسْلَامِ الشَّرْعِيِّ الصَّحِيحِ هُوَ اسْتِسْلَامُ الْقَلْبِ بِالِاعْتِقَادِ وَاللِّسَانِ بِالْإِقْرَارِ، وَالْجَوَارِحِ بِالْعَمَلِ۔[34]

اسی طرح ایمان کی کمی و بیشی کے بارے میں بھی آپؒ جمہور کے موقف کی تائید سورۃ انفال کی آیت (وَاِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ اٰيٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِيْمَانًا[35]) کے تحت یوں کرتے ہیں:

اس آیت کریمہ میں ایمان کی زیادتی کی تصریح ہے، اللہ تعالیٰ نے اس (امر) کی صراحت دیگر مقامات پر بھی کی ہے جیسے (فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَزَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَّهُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ[36]) اور ارشاد باری تعالیٰ ہے (هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ فِيْ قُلُوْبِ الْمُؤْمِنِيْنَ لِيَزْدَادُوْٓا اِيْمَانًا مَّعَ اِيْمَانِهِمْ[37]) اور ارشاد ہے (لِيَسْتَيْقِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ وَيَزْدَادَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِيْمَانًا[38]) اور اللہ پاک کا ارشاد ہے (وَالَّذِيْنَ اهْتَدَوْا زَادَهُمْ هُدًى[39])، اور یہ آیات دلالت کرتی ہے التزامی طور پر کہ ایمان میں کمی بھی واقع ہوتی ہے، کیونکہ ہر وہ چیز جو بڑھتی ہے کم بھی ہوتی ہے۔[40]

مندرجہ بالا امثلہ سے ثابت ہوتا ہے کہ تفسیر اضواء البیان میں مباحث ایمانیات کے تحت بھی علامہ شنقیطیؒ تفسیر القرآن للقرآن کا ہی اسلوب اپناتے ہیں جو دراصل تفسیر القرآن بالقرآن کی اہم ترین نوع ہے۔ ذیل میں چند مباحث ایمانیات کے تحت آپؒ کے اسلوب پر مختصراً روشنی ڈالی جاتی ہے۔

توحید ربوبیت توحید کی ایک بنیادی نوع ہے۔ صاحب اضواء البیان اس کی وضاحت آیت (وَلَىِٕنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَهُمْ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ[41]) اور دیگر ہم معنیٰ آیات کے تحت کرتے ہیں جس کا خلاصہ یہ ہے کہ توحید ربوبیت فطرت وجبلتِ انسانی میں داخل ہے، پھر آپؒ اس موقف کو مزید آیاتِ قرآنیہ سے مؤید بھی کرتے ہیں [42] یہی طریقہ تفسیر القرآن بالقرآن کی اقویٰ صنف ہے۔

مباحث رسالت کے تحت ایک اہم بحث انبیائے کرامؑ سے علم الغیب کی نفی ہے، چنانچہ علامہ شنقیطیؒ اس عقیدے کی وضاحت آیت(وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَآ اِلَّا هُوَ ۭوَيَعْلَمُ مَا فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ۭوَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَّرَقَةٍ اِلَّا يَعْلَمُهَا[43]) کے تحت یوں کرتے ہیں:

> یہ آیت کریمہ اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ اللہ کے سوا علم الغیب کوئی نہیں جانتا، کیونکہ مخلوق علم نہیں رکھتی مگر جو انھیں خالق عزوجل عطا کردے اور اللہ تعالی فرماتے ہیں(قُلْ لَّا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَيْبَ اِلَّا اللّٰهُ[44])۔[45]

اسی طرح آخرت، ملائکہ، کتب سماویہ اور دیگر مباحث ایمانیات میں علامہ شنقیطیؒ نے اپنے مخصوص اندازِ تفسیر یعنی تفسیر القرآن بالقرآن کو اختیار کیا ہے، یعنی ایک آیت کے تحت آپؒ عقائد سے متعلق اپنا موقف بیان کرنے کے بعد تمسک دلیل دیگر آیات قرآنی سے کرتے ہیں۔

آیاتِ احکام کی تفسیر میں بھی صاحب اضواءالبیان نے اسلوبِ تفسیر القرآن بالقرآن کی رعایت کی ہے۔ آپؒ فقہی احکام کو بعض مقامات پر بالاختصار ذکر کرتے ہیں اور بعض مرتبہ مسئلے کی تمام تر جزئیات کا احاطہ کرتے ہیں۔ فقہ مقارن کے پیش کرنے میں آپؒ نے اپنے طریقہ کار کی مقدمہ میں خود تصریح کی ہے کہ:

> احکام کے ذیل میں ہم سنت سے دلائل بیان کریں گے اور اس بارے میں علماء کے جو اقوال ہیں (انھیں پیش کریں گے) اور جو اقوال ہمارے نزدیک راجح ہیں انھیں بغیر تعصب کے ترجیح بھی دیں گے۔[46]

اقوال کے ذکر کرنے میں بسا اوقات علامہ شنقیطیؒ صرف راجح اقوال ذکر کرتے ہیں، نیز علماء کے اقوال پیش کرتے وقت ترتیبِ زمانی ملحوظ نہیں رکھتے اور آپؒ کا فقہ میں جھکاؤ مالکیہ کی طرف ہے۔ آیاتِ احکام میں آپؒ کے اسلوب (تفسیر القرآن بالقرآن) کی وضاحت کے لیے ایک مثال پیش کی جاتی ہے۔ صلوۃ ایک موقوت فریضہ ہے اس کی تفصیل آیت(اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَي الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا[47]) کے تحت کرتے ہوئے علامہ شنقیطیؒ لکھتے ہیں:

> موقوتا سے مراد یعنی مسلمانوں پر حتمی طور پر لکھ دی گئی، واجب ہے۔ اس (نمازوں) کے کچھ اوقات ہیں لیکن ان کی طرف اس آیت میں اشارہ نہیں کیا گیا۔ قرآن میں دوسرے مقامات میں ان

(اوقات) کی طرف اشارہ کیا گیا ہے، جیسے ارشاد ہے(اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِدُلُوْكِ الشَّمْسِ اِلٰى غَسَقِ الَّيْلِ وَقُرْاٰنَ الْفَجْرِ ۭاِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا[48])، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے(فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ وَحِيْنَ تُصْبِحُوْنَ[49]) علماء نے کہا ہے کہ اس آیت میں تسبیح سے مراد نماز ہے، اور ارشاد باری تعالیٰ ہے(وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ[50])۔[51]

تفسیر القرآن بالحدیث میں اضواء البیان کا منہج

تفسیر القرآن بالحدیث تفسیر القرآن بالقرآن کی اہم نوع ہے، کیونکہ نبی پاک ﷺ شارح و مفسر قرآن ہیں اور اس پر اللہ رب العزت کا فرمان(وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى[52]) شاہد ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جن مفسرین کرام نے ایضاح القرآن بالقرآن کے اسلوب کو اپنایا ہے ان کی تفاسیر میں اس نوع کا خصوصی التزام کیا گیا ہے۔ علامہ شنقیطیؒ نے بھی اضواء البیان میں بکثرت احادیث سے معانی و مشکلات القرآن کی توضیح کی ہے۔ صاحبِ تفسیر کا تفسیر القرآن بالحدیث میں منہج نکات کی صورت میں ذیل میں بیان کیا جاتا ہے۔

☆ استدلال کے لیے حدیث لانے میں آپؒ کا طریقہ کار یہ ہے کہ کبھی حدیث بالسند ذکر کرتے ہیں اور رجال پر بھی بحث کرتے ہیں، اور کبھی بلا سند ذکر کرتے ہیں اور بعض مقامات پر روایت بالمعنی یا مفہومِ حدیث بیان کرنے پر ہی اکتفا کرتے ہیں۔

☆ بالعموم علامہ صاحب احادیث صحیحہ کو بطور استشہاد لاتے ہیں لیکن بعض دفعہ ان ضعیف احادیث سے بھی استدلال کرتے ہیں، جن کا ضعف معمولی درجے کا ہو۔

☆ علامہ شنقیطیؒ حدیثِ متواترہ کو قطعیت کا درجہ دیتے ہیں اور خبرِ واحد سے متعلق آپؒ کا موقف مالکیہ والا ہے۔

☆ جن آیات قرآنی میں بظاہر تعارض معلوم ہو رہا ہو تو علامہ شنقیطیؒ رفع تعارض کے لیے بھی حدیث سے تمسک کرتے ہیں۔

مذکورہ نوع تفسیر القرآن بالقرآن میں صاحبِ تفسیرؒ کے منہج کی مثال سے وضاحت یوں ہوتی ہے کہ اللہ رب العزت کے فرمان(اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يَلْبِسُوْٓا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ[53]) میں لفظ ظلم کی وضاحت میں علامہ شنقیطیؒ فرماتے ہیں:

یہاں ظلم سے مراد شرک ہے جیسا کہ صحیح بخاری میں نبی ﷺ کی حدیث ہے کہ اللہ نے واضح کیا کہ بے شک شرک سب سے بڑا ظلم ہے[54]۔[55]

تفسیر القرآن باقوالِ صحابہ رضی اللہ عنھم میں اضواء البیان کا منہج

تفسیر القرآن بالقرآن کے اہم طریق یعنی ایضاح باقوال صحابہ کرام رضی اللہ عنھم اجمعین میں صاحب اضواء البیان کا اسلوب یہ ہے کہ آپؒ صحابہ کے متفقہ و مختلف فیہ دونوں طرح کے اقوال ذکر کر دیتے ہیں۔ متفقہ اقوال کے تذکرے میں آپؒ قول ایک ہی ذکر کرتے ہیں لیکن نام تمام صحابہ رضی اللہ عنھم اجمعین کا لکھتے ہیں، جب کہ مختلف فیہ قولِ صحابی میں اگر تمام درست ہوں تو آپؒ ترجیح دیے بغیر قول نقل کر دیتے ہیں لیکن بعض مرتبہ ان مختلف اقوال پر اپنی ذاتی رائے بھی دیتے ہیں، مثلاً اللہ تعالیٰ کے فرمان(مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً[56]) میں حیاۃ طیبہ کے بارے میں صحابہ کے مختلف اقوال ذکر کر کے آخر میں اپنی رائے یوں پیش کرتے ہیں:

> عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنھما اور ایک جماعت نے کہا کہ اس سے مراد حلال طیب رزق ہے، علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا اس سے مراد قناعت ہے، اور صحیح بات یہ ہے کہ حیاۃ طیبہ ان تمام پر مشتمل ہے۔[57]

تفسیر القرآن باقوالِ تابعین و تبع تابعین میں اضواء البیان کا منہج

خیر القرون کے آخری دو ادوار کی روایات و اقوال بھی تفسیر القرآن بالقران کی اہم نوع شمار ہوتی ہیں۔ علامہ شنقیطیؒ متفقہ و مختلف فیہ دونوں طرح کے قولِ تابعیؒ ذکر کرتے ہیں اور بعض مرتبہ ان کے بیان کے بعد اپنی رائے کا بھی اظہار کرتے ہیں۔ جیسے آیت (هُوَ سَمّٰىكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ ڏ مِنْ قَبْلُ وَفِيْ هٰذَا[58]) کے تحت تابعین میں سے مجاہد، عطاء، ضحاک، مقاتل، قتادہ رحمھم اللہ تعالیٰ کے اقوال ذکر کیے ہیں[59]، اسی طرح آیت (اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيْرِ وَمَآ اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ[60]) کی تفسیر میں تبع تابعین میں سے سفیان ثوریؒ کا قول نقل کیا ہے۔[61]

تفسیر بالرائے میں اضواء البیان کا منہج

اضواء البیان نہ صرف تفسیر القرآن بالقرآن کی جامع صورت ہے بلکہ اس میں لغتِ عرب، استشہادِ شعری، تذکرۃ الایام والسیر والمغازی، اسرائیلیات اور دیگر امور کا بھی لحاظ رکھا گیا ہے ذیل میں ان پر مختصراً کلام کیا جاتا ہے۔

☆ مفردات القرآن کی وضاحت کے لیے علامہ شنقیطیؒ لغتِ عرب کا سہارا لیتے ہیں نیز اضواء البیان میں صرفی ونحوی تحقیق بھی بکثرت موجود ہے جیسے آیت (تَبٰرَكَ الَّذِيْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ[62]) میں لفظ تبارک کی تحقیق کی گئی ہے۔[63]

☆ اضواء البیان میں نہ صرف شعری استشھادات ملتے ہیں بلکہ علم العروض کی رو سے بحور کی تعیین بھی کی گئی ہے جیسے آیت (وَهُوَ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ النُّجُوْمَ لِتَهْتَدُوْا بِهَا فِيْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ[64]) کی تفسیر میں آپؒ نے مشہور جاہلی شاعر النابغہ الذبیانی کا شعر ذکر کر کے یہ بھی بتایا ہے کہ یہ شعر بحر البسیط سے ہے۔[65]

☆ تاریخی واقعات کی تحقیق میں صاحب اضواء البیان نے محدثین کا اسلوب اپنایا ہے یعنی جب مؤرخین اور محدثین کے اقوال باہم متعارض ہوں تو آپؒ محدثین کی رائے کو ترجیح دیتے ہیں، جیسے آیت (اِنْ خِفْتُمْ اَنْ يَّفْتِنَكُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا[66]) کے تحت صلاۃ الخوف کے بیان میں غزوہ ذات قرو کی تاریخ کے بارے میں آپؒ نے محدثین ومؤرخین دونوں کے اقوال کو ذکر کرنے کے بعد محدثین کے قول کو ترجیح دی ہے۔[67]

☆ اسرائیلی روایات کے بارے میں علامہ شنقیطیؒ کا موقف لا تصدق ولا تکذب کی رعایت رکھتے ہوئے تحدیث کا ہے، لیکن بالکل ناقابل اعتبار، بعید از فہم اور من گھڑت اسرائیلیات پر آپؒ نقد بھی کرتے ہیں، جیسے آیت (وَلَقَدْ فَتَنَّا سُلَيْمٰنَ[68]) کے تحت سلیمانؑ کی بادشاہت چھن جانے والی اسرائیلی روایت کا ذکر کر کے اس کو لغو و باطل قرار دیتے ہیں۔[69]

اس تفسیر کے علمی و تحقیقی جائزے سے یہ بات عیاں ہوتی ہے کہ اضواء البیان نہ صرف تفسیر القرآن بالقرآن کے اسلوب پر پورا اترتی ہے اور عصرِ حاضر میں اس طرز پر لکھی گئی تفاسیر میں اوّلین کتبِ تفسیر میں شمار ہوتی ہے، بلکہ اس میں تفسیر بالرائے المحمود کی تمام ضروری اصناف کا بھی احاطہ کیا گیا ہے۔

صاحب تفسیر المیزان کا تعارف

آپ کا اسم گرامی "محمد حسین" اور القابات "الحسنی، الحسینی اور طباطبائی" ہیں۔[70] کا معروف نام آیت اللہ سید محمد حسین طباطبائی ہے۔ آپ ۲۹ ذی الحجہ ۱۳۲۱ھ بمطابق ۱۹۰۳ء کو تبریز (ایران) میں پیدا ہوئے۔[71] طباطبائی مسلکاً شیعہ ہیں اور اہلِ تشیع میں مفسر، فلسفی اور مفکر و دانشور کی حیثیت سے مشہور و معروف ہیں۔ شیعت میں آپ کا رجحان شیعہ امامیہ کی طرف ہے۔ طباطبائی نے محرم الحرام ۱۴۰۲ھ، بمطابق نومبر ۱۹۸۱ء میں ایران کے شہر قم میں وفات پائی اور آپ کو آیۃ اللہ حائری یزدی کی قبر اور مسجد بالا سر کے نزدیک سپردِ خاک کیا گیا۔[72] آپ مفسر، فلسفی اور مجتہد تھے نیز تصوف و روحانیت اور شاعری سے متعلق بھی آپ کا کام موجود ہے۔ ایک روایت کے مطابق تفسیر المیزان کے علاوہ آپ نے ۳۱ کتب لکھیں جن میں سے بعض کتب کئی جلدوں پر مشتمل ہیں۔[73] عربی و فارسی میں آپ کی کئی مطبوعہ و غیر مطبوعہ تالیفات ہیں، ان میں چند ایک یہ ہیں۔ عربی کتب میں مشہور المیزان فی تفسیر القرآن ، سنن النبیﷺ، بدایة الحکمة، الاسماء والصفات، الاعتبارات، الافعال، الانسان بعد الدنیا، الانسان فی الدنیا، الانسان قبل الدنیا اور دیگر کتب ہیں۔ فارسی زبان میں آپ کی اہم کتب تعلیقات علی الاسفار، اعجاز، علمِ امام، حکومتِ اسلامی، وحی، قرآن در اسلام، شیعہ در اسلام، زن در اسلام، معنویت تشیع، در سیائے از اسلام، رہنمائے قرآن، قواعد خط فارسی (منظوم) ہیں۔

طباطبائی کی تفسیر کا مکمل نام المیزان فی تفسیر القرآن ہے۔ مکمل تفسیر بیس جلدوں میں ہے اور مزید دو جلدوں میں مکمل تفسیر کی فہارس، اشاریے اور فہرست ادلہ الگ سے شائع کی گئیں ہیں نیز ہر جلد چار سو سے زائد صفحات پر مشتمل ہے۔ اس تفسیر کے لکھنے کی وجہ نام سے ہی ظاہر ہے یعنی قرآنی آیات کے معانی و مطالب کو قرآن ہی سے واضح کرنا، طباطبائی نے مقدمے میں اس پہلو پر مفصل بحث کر کے یہ ثابت کیا ہے کہ مسلمانوں کے انتشار کی بڑی وجہ تفاسیر نگاری کے غلط رجحانات ہیں لہذا تفسیر المیزان میں یہ پیغمبر اسلامؐ اور آئمہ اہلِ بیت کے اندازِ تفسیر کو بنیاد قرار دے کر قرآن کی تفسیر قرآن سے ہی کریں گے۔[74] تفسیر المیزان میں آئمہ اہلِ بیت (اہل تشیع کے بارہ امام) کی روایات بالخصوص نقل کی گئی ہیں بلکہ اس تفسیر کی بنیاد ہی آئمہ اہلِ بیت کا انداز تفسیر ہے اور مقدمے میں اس کی وجہ طباطبائی نے یہ بیان کی ہے:

پیغمبر ﷺ نے اہلِ بیت کو قرآن کے ساتھ قرار دیا ہے اور لوگوں کو دونوں کے ساتھ تمسک اختیار کرنے اور اسے برقرار رکھنے کا حکم دیا ہے، آپ ﷺ کے اس حکم کی تصدیق اس آیت سے بھی ہوتی ہے(اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا[75])۔[76]

اسلوب تفسیر المیزان سے متعلق اہم امر یہ ہے کہ اس میں فلسفیانہ، علمی وادبی، تاریخی، معاشرتی واخلاقی مباحث موجود ہیں لیکن احکامی وفقہی مباحث سے یہ تفسیر عنقاء ہے۔

تفسیر القرآن بالقرآن میں المیزان کا منہج

قرآنی الفاظ کی وضاحت کرتے ہوئے طباطبائی مشترک الفاظ کے معانی کی تعیین کرتے ہیں جیسے لفظ الضلال کے معنی آیت(غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ[77])میں شرک اور سبیل غیر المومنین کے لیے ہیں اور اس کی نظیر دوسری آیت(وَمَنْ يَّتَبَدَّلِ الْكُفْرَ بِالْاِيْمَانِ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِيْلِ[78])سے پیش کی ہے[79]،اور(وَقَالُوْٓا ءَاِذَا ضَلَلْنَا فِي الْاَرْضِ ءَاِنَّا لَفِيْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ[80])میں لفظ ضلال سے ضائع ہونا،غائب ہونا[81]،جبکہ آیت(وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰى[82])میں اس سے مراد عدمِ ہدایت لیا ہے۔[83] گویا کہ ایک ہی مقام پر اس لفظ کی تحقیق نقل نہیں کی لیکن متعلقہ مقامات پر مختلف معنوں کا لحاظ رکھا ہے۔اسی طرح آیت کی آیت سے وضاحت کا اسلوب بھی اکثر جگہوں ہر اپنایا گیا ہے لیکن بعض مقامات اس سے مستثنیٰ ہیں جیسے آیت(وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ[84])میں لفظ انہار کی وضاحت میں آپ نے تفسیر القرآن بالقرآن کا اسلوب نہیں اپنایا جبکہ آیت(فِيْهَآ اَنْهٰرٌ مِّنْ مَّآءٍ غَيْرِ اٰسِنٍ ۚوَاَنْهٰرٌ مِّنْ لَّبَنٍ لَّمْ يَتَغَيَّرْ طَعْمُهٗ ۚوَاَنْهٰرٌ مِّنْ خَمْرٍ لَّذَّةٍ لِّلشّٰرِبِيْنَ ڬ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّى[85]) میں اس کی تفصیل موجود ہے۔البتہ آیت (وَمَا يُضِلُّ بِهٖٓ اِلَّا الْفٰسِقِيْنَ[86]) میں فاسقین کی وضاحت (اِنَّ الْخٰسِرِيْنَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَ اَهْلِيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ[87]) سے کر کے واضح کیا ہے کہ یہاں فاسقین سے مراد خاسرین وغاوین ہیں۔[88] نیز سورۃ البقرۃ کی حرمت ربو والی ۲۷۶،۲۷۵ آیات کی وضاحت میں صاحب تفسیر المیزان سورۃ آل عمران کی آیت ۱۳۰،الروم کی آیت ۳۹ اور سورۃ النساء کی آیت ۱۶۱ لائے ہیں۔[89]

طباطبائی نے مجملات القرآن کی وضاحت کی ہے جیسے آیت(وَالَّيْلِ اِذَا عَسْعَسَ[90]) کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

اذا عسعس لیل کے لیے قید ہے اور العسعسۃ کا اطلاق اقبال لیل پر بھی ہوتا ہے اور ادبار پر بھی۔ راغب نے کہا کہ اس سے مراد اقبال وادبار دونوں ہیں اور العسعسۃ اور العساس بہت زیادہ تاریکی کے لیے بولا جاتا ہے اور وہ رات کے کنارے پر ہوتی ہے[91]۔ یہاں پر راغب کا قول ختم ہوا۔ عسعس کا معنیٰ اتصال جملہ یعنی ارشاد باری تعالیٰ (وَالصُّبْحِ اِذَا تَنَفَّسَ[92]) کی وجہ سے ادبار کا ہے۔ اور جو یہ کہا گیا کہ اس کا معنیٰ اقبال لیل ہے وہ معنیٰ سمجھ سے بعید ہے۔[93]

اس مثال سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ طباطبائی بھی علامہ شنقیطیؒ کی طرح اجمال کی نہ صرف تفصیل بیان کرتے ہیں بلکہ اس ضمن میں علماء کے اقوال ذکر کر کے راجح موقف کی تعیین بھی کرتے ہیں، نیز مجمل کی تفصیل میں تفسیر القرآن بالقرآن کا اسلوب اپناتے ہیں۔

تفسیر المیزان میں دلیل خطاب کا لحاظ نہیں رکھا گیا جیسے آیت (ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ[94]) کی تفسیر میں طباطبائی نے ہدایت وضلال کی اقسام اور متقین کی صفات پر تو روشنی ڈالی ہے[95] لیکن مفہومِ مخالف بیان نہیں کیا۔

صاحب تفسیر المیزان نے موضوعاتی ابحاث کا اکثر جگہ پر التزام کیا ہے لیکن بعض مقامات پر بالکل ترک کر دیا ہے جیسے آیت (نُدْخِلُهُمْ ظِلًّا ظَلِيْلًا[96]) میں سائے سے متعلق جو ابحاث تفسیر القرآن بالقرآن کے اسلوب کے تحت کتب تفسیر میں باکثرت ملتی ہیں، تفسیر المیزان میں ان سے صرفِ نظر کیا گیا ہے۔[97] البتہ آیت (وَاِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰي عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ[98]) کے تحت طباطبائی نے اعجاز القرآن کے موضوع پر نہ صرف طویل بحث کی ہے بلکہ یہاں تفسیر القرآن بالقرآن کے منہج کو اپناتے ہوئے دیگر آیات تحدیات مثلاً (قُلْ لَّىِٕنِ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلٰٓي اَنْ يَّاْتُوْا بِمِثْلِ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا يَاْتُوْنَ بِمِثْلِهٖ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيْرًا[99]) اور (اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ۭ قُلْ فَاْتُوْا بِعَشْرِ سُوَرٍ مِّثْلِهٖ مُفْتَرَيٰتٍ وَّادْعُوْا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ[100]) کا بھی ذکر کیا ہے۔[101]

طباطبائی نے تفسیر میں بعض مقامات پر اور بالخصوص مقدمہ میں فاسد و باطل تاویلات کا رد کیا ہے جیسے ذات باری تعالیٰ کے لیے تجسیم کا عقیدہ رکھنے والوں (مجسمہ) کا رد آیاتِ قرآنیہ (لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ[102]) اور (لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ ۡ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ ۚ وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ[103]) سے کیا ہے۔[104] لیکن اکثر مقامات پر اس پہلو پر کلام نہیں کیا گیا،

جیسے (وَكَتَبْنَا عَلَيْهِمْ فِيْهَآ اَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ[105]) کے تحت مفسرین فاسد مستدلالات کا ذکر کر کے ان کا رد کرتے ہیں، لیکن المیزان میں اس آیت کی نہایت مختصر تفسیر کی گئی ہے۔[106]

تفسیر المیزان میں مختلف قراءت بیان کی گئی ہیں جیسے آیت (وَاَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ[107]) کی تفسیر میں ارجل سے متعلق نصب اور جر دونوں قراءت پر تفصیلی بحث کر کے طباطبائی جر والی قرات کو راجح قرار دیتے ہوئے وضو میں پاؤں پر مسح کو فرض قرار دیتے ہیں۔[108] نیز تفسیر میں انواعِ علوم القرآن جیسے مکی و مدنی، سبب نزول، علم الوقف والابتداء، علم الوجوہ والنظائر، ناسخ و منسوخ، محکم و متشابہ، مقدم و مؤخر، مجمل و مفصل، حقیقت و مجاز، تشبیہ و استعارہ، کنایہ و تعریض، فواتح وخواتم السور، ایجاز القرآن کا لحاظ رکھا گیا ہے۔

تفسیر القرآن بالقرآن میں المیزان کا منہج-باعتبار مباحث دینیہ

ذیل میں مباحث دینیہ میں سے دو بنیادی مباحث یعنی ایمانیات اور احکام میں تفسیر المیزان کے اسلوب کا جائزہ لیا جاتا ہے۔ مباحث ایمانیات کے سلسلے میں طباطبائی کا مسلک جمہور متکلمین (ماتریدیہ، اشاعرہ) اور حنفیہ کے مطابق ہے یعنی آپ کے نزدیک ایمان بسیط ہے، مرکب نہیں ہے۔ چنانچہ آیت (قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا[109]) کی تفسیر میں صاحب تفسیر المیزان ایمان اور اسلام میں فرق واضح کرتے ہیں کہ ایمان دل میں قائم ہوتا ہے جبکہ اسلام ایسا امر ہے جو لسان اور جوارح سے قائم ہوتا ہے۔[110] اسی طرح ایمان کی کمی وبیشی کے بارے میں بھی طباطبائی کا موقف جمہور متکلمین اور حنفیہ کے مطابق ہے، جیسے سورۃ انفال کی آیت (وَاِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ اٰيٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِيْمَانًا[111]) کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

> اس آیت میں ایمان میں زیادتی سے مراد کیفیت میں زیادتی ہے اور وہ شدت و کمال ہے، کمیت میں زیادتی مراد نہیں ہے۔[112]

طباطبائی توحید ربوبیت کا اثبات آیت (وَلَىِٕنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَهُمْ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ[113]) کے تحت کرتے ہیں کہ مشرکین اس بات کے معترف تھے کہ اللہ کے سوا کوئی خالق نہیں ہے، نیز یہ بات بار بار واضح ہو چکی ہے کہ رب معبود وہ ہستی ہے جس نے تمام مخلوقات کو تخلیق کیا ہے اور وہ (ذات) اللہ سبحانہ وتعالی ہے۔[114]

صاحب تفسیر المیزان غیب کے علم کی اللہ تبارک وتعالی کے ساتھ تخصیص آیت (وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَآ اِلَّا هُوَ ۭوَيَعْلَمُ مَا فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ۭوَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَّرَقَةٍ اِلَّا يَعْلَمُهَا[115]) کے تحت کرتے ہیں اور اس تخصص

کو دیگر آیات جیسے (قَالُوْٓا اَجِئْتَنَا لِتَاْفِكَنَا عَنْ اٰلِهَتِنَا ۚ فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ قَالَ اِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰهِ ۖ وَاُبَلِّغُكُمْ مَّآ اُرْسِلْتُ بِهٖ[116])،الطور۳۷، الانعام ۵۰، المنافقون۷، الحجر۲۱ اور ص۹ سے مؤید کرتے ہیں۔[117]

اسی طرح تفسیر المیزان میں آخرت، ملائکہ، کتب سماویہ اور دیگر مباحث ایمانیات موجود ہیں، لیکن اس سلسلے میں قابل لحاظ امر یہ ہے کہ طباطبائی ایمانیات کے بارے میں بالعموم متعلقہ آیت کے تحت اپنا موقف تو بیان کرتے ہیں لیکن یہاں اسلوب تفسیر القرآن بالقرآن کا لحاظ تفسیر اضواء البیان کی بنسبت کم کرتے ہیں، جیسے ایمان کے بسیط ہونے، نقص وزیادتی کی بحث اور توحید ربوبیت کی مندرجہ بالا امثلہ کو دیگر آیات قرآنی سے مؤید نہیں کیا گیا۔

المیزان میں فقہی مسائل کے کم ہونے کی وجہ مفسر کا یہ نقطہ نظر ہے کہ احکام کی مباحث کا محل فقہ کی کتب ہیں۔ لیکن اس کے باوجود طباطبائی اشارۃً چند احکام کا تذکرہ کرتے ہیں۔ جیسے آیت (اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا[118]) کی تفسیر میں لکھا ہے:

> لفظ کتابہ فرض اور ایجاب سے کنایہ ہے جیسے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے (يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ[119]) اور موقوت سے یہ ظاہر ہو رہا ہے کہ نماز موقت فریضہ ہے جو خاص اوقات میں ادا کیا جاتا ہے، اس سے یہ بھی ثابت ہو رہا ہے کہ نماز کسی حال میں ساقط نہیں ہوتی، اور یہ کسی شے سے متغیر و متبدل نہیں ہوتی، برخلاف روزے کے کہ فدیہ اس کا بدل ہے۔[120]

تفسیر المیزان چونکہ اہلِ تشیع کی تفسیر ہے لہٰذا وہ احکام جن کے صرف شیعہ حضرات قائل ہیں طباطبائی انھیں ثابت کرتے ہیں، مثلاً آیت (فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهٖ مِنْهُنَّ فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ فَرِيْضَةً[121]) سے صاحب تفسیر نکاح متعہ ثابت کرتے ہیں اور اس کے عدم نسخ کی تاویل کرتے ہیں۔[122]

تفسیر القرآن بالحدیث میں المیزان کا منہج

طباطبائی تفسیر القرآن بالقرآن کی اہم نوع یعنی تفسیر القرآن بالحدیث کا التزام کرتے ہیں اس ضمن میں ان کا طریقہ کار درج ذیل ہے۔

☆ سند کے حوالے سے طباطبائی نے بالعموم تجرید کے طریقے کو اپنایا ہے لیکن بعض مقامات پر سند بالکل حذف کر دی ہے۔

☆ حدیثِ متواترہ کو قطعیت کا درجہ دیتے ہیں اور خبرِ واحد کو صرف عملی احکام میں حجت مانتے ہیں۔[123]

☆ وہ روایات جو آئمہ اہلِ بیت کے طریقے سے نبی اکرم ﷺ سے مروی ہیں ان سے خاص طور پر تمسک کرتے ہیں اور اگر روایات میں باہم تعارض واقع ہو رہا ہو تو طباطبائی رفع تعارض کے لیے قرآنی آیات لاتے ہیں۔

☆ سند میں رجال پر بحث کرتے ہیں اور نہایت درجہ کی ضعیف روایت سے استدلال نہیں کرتے۔

☆ کبھی کبھار اہل سنت والجماعت کی روایات نقل کرتے ہیں لیکن ترجیح امامیہ کی روایات کو ہی دیتے ہیں۔

صاحبِ تفسیر المیزان کے منہج (تفسیر القرآن بالحدیث) کی مثال سے وضاحت یوں ہوتی ہے کہ اللہ رب العزت کے فرمان (اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يَلْبِسُوْٓا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ[124]) میں لفظ ظلم کی وضاحت میں علامہ طباطبائی فرماتے ہیں:

> یہ آیت جب نازل ہوئی تو صحابہ پر شاق گزری اور انہوں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ ہم میں سے کون ایسا ہے جس نے اپنے آپ پر ظلم نہ کیا ہو، تو آپ ﷺ نے خبر دی کہ اس سے مراد شرک ہے۔[125]

اس حدیث کے بیان کرنے سے قبل طباطبائی نے علی ما روی سے روایت نقل کر دی ہے[126] سند بیان کرنے کا التزام نہیں کیا۔

تفسیر القرآن باقوالِ صحابہ رضی اللہ عنھم میں المیزان کا منہج

المیزان میں تفسیر باقوالِ صحابہ کرام رضی اللہ عنھم اجمعین کے سلسلے میں اہم بات یہ ہے کہ طباطبائی نے حضرت علی، ابنِ عباس اور اہلِ بیت صحابہ رضی اللہ عنھم کی روایات سے بالخصوص استدلال کیا ہے نیز دیگر صحابہ رضی اللہ عنھم کی روایات کو نقل تو کیا ہے لیکن ان کے نزدیک قولِ صحابی کے حجت ہونے کے لیے ان کا اہل بیت ہونا لازم ہے اور بعض جگہوں پر مطلقاً قول صحابی ذکر نہیں کیا یا صیغہ تمریض سے بیان کیا ہے، جیسے آیت (مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً[127]) میں اعمالِ صالحہ کے بارے میں ابنِ عباس اور حضرت علی رضی اللہ عنھما کے اقوال موجود ہیں، تفسیر المیزان میں اس آیت کے تحت یہی اقوال مطلقاً بیان کیے گئے ہیں صحابی کا نام نہیں لکھا گیا۔[128]

تفسیر القرآن باقوالِ تابعین وتبع تابعین میں المیزان کا منہج

تفسیر القرآن بالقرآن کی ان دونوں انواع سے متعلق بھی طباطبائی کا معیار مقبولین کا اہلِ بیت ہونا ہے البتہ صاحب تفسیر المیزان دیگر اقوال تابعین و تبع تابعین کو کبھی کبھار نقل کرتے ہیں لیکن اکثر مقامات پر بالکل ترک کردیتے ہیں جیسے آیت (هُوَ سَمّٰىكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ ڏ مِنْ قَبْلُ وَفِيْ هٰذَا[129]) کی تفسیر میں اقوالِ تابعین ذکر نہیں کیے[130]، لیکن آیت (اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيْرِ وَمَآ اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ۭ[131]) کے تحت تابعین میں سے امام جعفر صادقؒ کا قول نقل کیا ہے۔[132]

قرن ثانی وثالث کی مرویات کے سلسلے میں بھی طباطبائی کے نزدیک آئمہ اہلِ بیت کی روایات سب پر مقدم ہیں اور اگر ان روایات میں باہم تعارض واقع ہو تو صاحب تفسیر المیزان قرآنی آیات سے تعارض رفع کرتے ہیں اور بعض دفعہ اپنی رائے سے بھی کسی ایک قول کو راجح قرار دے دیتے ہیں۔

تفسیر بالرائے میں المیزان کا منہج

تفسیر المیزان میں تفسیر بالرائے کے جن اسالیب کا اہتمام کیا گیا ہے ذیل میں ان پر مختصر روشنی ڈالی جاتی ہے۔

☆ مفردات القرآن کی وضاحت پر طباطبائی نے خصوصی توجہ دی ہے اور اس سلسلے میں مشہور لغات و معاجم سے بخوبی استفادہ کیا ہے، جیسے آیت (تَبٰرَكَ الَّذِيْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ[133]) میں لفظ تبارک کی وضاحت کی ہے۔[134]

☆ تاریخی واقعات کے بیان میں طباطبائی مؤرخین کے اسلوب کو اپناتے ہیں جیسے آیت (اِنْ خِفْتُمْ اَنْ يَّفْتِنَكُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا[135]) کی تفسیر میں تفسیر قمی سے واقعہ نقل کیا ہے[136] جس سے ثابت ہوتا ہے کہ صلاۃ الخوف کا واقعہ حدیبیہ سے قبل کا ہے[137] اور مؤرخین کا بھی یہی مؤقف ہے۔[138]

☆ المیزان میں اسرائیلی روایات موجود ہیں لیکن طباطبائی ان کو بحث روائی کے تحت ذکر کرتے ہیں اور ان کی طرف صاحب تفسیر کا رویہ عدم التفات کا ہے، جیسے آیت (وَلَقَدْ فَتَنَّا سُلَيْمٰنَ[139]) کے تحت اسرائیلی روایت ذکر کی ہے لیکن حجت نہیں بنائی۔[140]

☆عقلی، منطقی و فلسفیانہ مباحث تفسیر المیزان کا خاصہ ہیں اور اس کی وجہ یہ ہے کہ طباطبائی عقلیات اور فلسفہ میں خصوصی دلچسپی رکھتے ہیں۔ مثلاً عقل کی بحث آیت(اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ هَدٰىهُمُ اللّٰهُ وَاُولٰٓئِكَ هُمْ اُولُوا الْاَلْبَابِ[141]) کے تحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

یہاں اولوالالباب سے مراد ذوالعقول ہیں کیونکہ عقل ہی وہ امر ہے جو حق کی طرف رہنمائی کرتی ہے۔[142]

تفسیر المیزان اور اثبات عقائد اہلِ تشیع

طباطبائی چونکہ شیعہ مفسر ہیں لہٰذا آپ نے اہلِ تشیع کے عقائد کو آیاتِ قرآنی سے ثابت کیا ہے، ذیل میں اس کی چند مثالیں پیش کی جاتی ہیں۔

☆**رؤیت باری تعالیٰ کا انکار** کرتے ہیں اور آیت(وُجُوْهٌ يَّوْمَىِٕذٍ نَّاضِرَةٌ اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ[143]) کی یہ تاویل کرتے ہیں کہ اس آیت میں دیکھنے سے مراد رویت حسی نہیں بلکہ قلبی ہے اور دلیل میں آیت(قَالَ رَبِّ اَرِنِيْٓ اَنْظُرْ اِلَيْكَ[144]) پیش کرتے ہیں۔[145]

☆**عقیدہ امامت** جو دراصل اہل تشیع کے مذہب کی بنیاد ہے اس کو متعدد آیات سے ثابت کرتے ہیں، مثلاً آیت(وَاِذِ ابْتَلٰٓى اِبْرٰهٖمَ رَبُّهٗ بِكَلِمٰتٍ فَاَتَمَّهُنَّ قَالَ اِنِّىْ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًا[146]) کے تحت **معصومیت آئمہ** اور ان پر نزول وحی کو ثابت کرتے ہیں اور سورۃ انبیاء کی آیت(وَجَعَلْنٰهُمْ اَىِٕمَّةً يَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا[147]) سے اسے مؤید کرتے ہیں۔[148]

☆**تقیہ** کے عقیدے کو طباطبائی آیت (وَقَالَ رَجُلٌ مُّؤْمِنٌ ڰ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَكْتُمُ اِيْمَانَهٗٓ[149]) سے ثابت کرتے ہیں اور یہاں کتمان سے تقیہ مراد لیتے ہیں۔[150]

☆ **رجعت** کے عقیدے کو آیت(وَيَوْمَ نَحْشُرُ مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ فَوْجًا مِّمَّنْ يُّكَذِّبُ بِاٰيٰتِنَا فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ[151]) سے ثابت کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ یہ حشر (اکٹھا کیا جانا) یومِ قیامت کے علاوہ ہے جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا(وَحَشَرْنٰهُمْ فَلَمْ نُغَادِرْ مِنْهُمْ اَحَدًا[152])۔[153]

غرض یہ کہ تفسیر المیزان ایک انحرافی تفسیر ہے کیونکہ اس میں نہ صرف مسلمانوں کے مسلمہ عقائد سے انحراف کیا گیا ہے بلکہ اس تفسیر سے انحراف کی ایک نئی صورت سامنے آئی ہے اور وہ یہ ہے کہ اہلِ تشیع اپنے عقائد کو اس سے قبل بھی قرآن وسنت سے ثابت کرتے تھے لیکن طباطبائی نے تفسیر القرآن بالقرآن کے منہج کا سہارا لے کر باطل عقائد کو ثابت کیا ہے۔ لیکن اس ضمن میں اہم بات یہ ہے کہ المیزان میں جہاں جہاں انحراف کیا گیا ہے وہاں بالعموم یا تو تفسیر بالرائے المذموم کی گئی ہے یا الفاظِ قرآنی کو بغیر کسی قرینے وموجب کے حقیقی معنی سے ہٹا کر بعید کے معنی کی طرف لے گئے ہیں، یعنی طباطبائی نے جہاں تفسیر القرآن بالقرآن کے منہج سے انحراف کیا ہے وہاں سے ان کی تفسیر بھی منحرف ہو گئی ہے۔ اس سے اہلِ سنت والجماعت کا موقف مزید موکد ومؤید ہوتا ہے کہ اگر صرف صحیح معنوں میں تفسیر القرآن بالقرآن ہی مسلمہ اصولوں کی رعایت رکھ کر کی جائے تو ایک مفسر ضلالت وگمراہی سے تو کجا استدلالاتِ فاسدہ سے بھی بچ سکتا ہے۔

تفسیر القرآن بالقرآن کے مناہج کا تقابل-اضواء البیان اور المیزان کی روشنی میں

امور مشترکہ

☆ علامہ شنقیطیؒ اور طباطبائی معاصر علماء میں سے ہیں اور دونوں مفسرین کی تفاسیر تفسیر القرآن بالقرآن کے منہج پر لکھی گئی ہیں۔

☆ دونوں تفاسیر میں تفسیر تحلیلی کی گئی ہے۔

☆ تفسیر اضواء البیان اور المیزان تفسیر القرآن بالقرآن کے اسلوب پر لکھی جانے کے باوجود تفسیر بالرائے کے اہم مباحث کا بھی احاطہ کرتی ہیں۔

☆ دونوں مفسرین کرام نے متقدمین ومتاخرین کی تفاسیر سے حتی المقدور استفادہ کیا ہے۔

امور مختلفہ

☆ اضواء البیان اور المیزان میں بنیادی فرق یہ ہے کہ علامہ شنقیطیؒ نے جہاں اپنے منہج سے ہٹ کر بھی تفسیر کی ہے وہاں بھی تفسیر بالرائے محمود ہی کی ہے یعنی اہلِ حق کے متفقہ موقف سے انحراف نہیں کیا، جبکہ طباطبائی نے تفسیر القرآن بالقرآن میں بھی اپنے طرز تاویل کے فساد سے عقائدِ مذمومہ کو ثابت کیا ہے اور بالرائے تفسیر کے حوالے سے تو المیزان میں استدلالاتِ باطلہ کی طومار ہے۔

☆اضواء البیان میں احکامی مباحث پر مستقل کلام کیا گیا ہے اور علامہ شنقیطیؒ نے مقدمے میں ہی اپنے اس منہج کی تعیین کر دی ہے جبکہ المیزان میں احکامی مباحث کے بیان سے اعراض کیا گیا ہے اور طباطبائی نے بھی مقدمۂ تفسیر میں اس امر کی نشاندہی کر دی ہے۔

☆المیزان کے طویل فہارس اور اشاریے موجود ہیں جن سے تفسیر میں کوئی بحث ڈھونڈنے میں آسانی ہوتی ہے جبکہ اضواء البیان کی فہرست نہایت مختصر ہے اور اشاریہ موجود نہیں ہے۔

☆طباطبائی نے آیات کی تفسیر سے قبل مکمل آیت لکھی ہے جبکہ علامہ شنقیطیؒ نے آیات قرآنی الگ سے لکھنے کا التزام نہیں کیا۔

☆علامہ شنقیطیؒ نے بالعموم اہلِ سنت والجماعت کی کتب سے استفادہ کیا ہے جبکہ المیزان کے مصادر میں اہل سنت اور اہل تشیع دونوں کی کتب باکثرت موجود ہیں لیکن طباطبائی اہل سنت کی کتب سے استفادے کے باوجود شیعہ امامیہ کی رائے کو ترجیح دیتے ہیں۔

☆مجملات القرآن اور ان کی تفصیل پر تفسیر اضواء البیان میں خصوصی حث وبیان ہے، علامہ شنقیطیؒ نے اجمال کی تین وجوہ بتا کر ان کے تحت متعلقہ مقامات پر مجملات کی وضاحت کی ہے، جبکہ صاحب تفسیر المیزان مجملات کی وضاحت سرسری انداز میں کرتے ہیں۔

☆علامہ شنقیطیؒ ایمانیات کی مباحث میں محدثین اور جمہور فقہاء (شوافع، مالکیہ اور حنابلہ) کی پیروی کرتے ہیں جبکہ طباطبائی بعض مقامات پر جمہور متکلمین اور حنفیہ کے مذہب کے مطابق تفسیر کرتے ہیں اور زیادہ تر اہلِ تشیع کے مذہب کے مطابق تاویلات کرتے ہیں۔

☆علامہ شنقیطیؒ کے نزدیک دفع ایہام الاضطراب عن آیات الکتاب ایک مستقل موضوع ہے جبکہ طباطبائی نے اس پر خاطر خواہ کلام نہیں کیا۔

☆اضواء البیان میں استشہاد شعری باکثرت موجود ہے جبکہ تفسیر المیزان اس اعتبار سے عنقاء ہے۔

☆علامہ شنقیطیؒ تاریخی واقعات کی تحقیق میں بالعموم اختلافات نقل کرنے کے بعد محدثین کے موقف کو ترجیح دیتے ہیں، جبکہ طباطبائی اختلافات کو ذکر نہیں کرتے اور مؤرخین کے مؤقف کو اختیار کرتے ہیں۔

حاصل کلام

تفسیر القرآن بالقران میں محمد حسین طباطبائی اور علامہ شنقیطیؒ کے اسلوب کا جائزہ لینے سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ باوجودیکہ دونوں تفاسیر تفسیر القرآن بالقرآن کے منہج پر لکھی گئیں ہیں لیکن تفسیر بالرائے کے اسلوب کا بھی ان میں التزام کیا گیا ہے۔البتہ علامہ شنقیطیؒ کی تفسیر اس منہج کا بھرپور احاطہ کرتی ہے جبکہ طباطبائی نے تفسیر بالرائے المذموم کا سہارا لیا ہے اور امت کے متفقہ عقائد سے نہ صرف انحراف کیا ہے بلکہ تاویل باطل کا سہارا لینے کے باوجود یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ ان کے عقائد باطلہ قرآن سے ثابت ہورہے ہیں، لیکن ان کا یہ دعوی سراسر غلط ہے کیونکہ جن مقامات پر طباطبائی انحرافی مذہب کو ثابت کرتے ہیں وہاں اپنے منہج تفسیر القرآن بالقرآن کے اصولوں سے بھی انحراف کرتے ہیں۔

دونوں تفاسیر کی افادیت واثرات کا جائزہ لینے کے بعد یہ کہنا بے جانہ ہوگا کہ بیسویں صدی میں تفسیر القرآن بالقرآن کے طرز پر لکھی جانے والی تفاسیر میں سے علامہ شنقیطیؒ کی اضواء البیان کا شمار اہلِ سنت والجماعت کی اہم تفاسیر میں ہوتا ہے جبکہ اہلِ تشیع منہج ہذا کے اعتبار سے ہی تفسیر المیزان کو بہترین تفسیر قرار دیتے ہیں،وجہ یہ ہے کہ دونوں مفسرین معاصر ہیں اور دونوں علماء نے تفسیر القرآن بالقرآن کو بنیاد قرار دیا ہے۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

حوالہ جات و حواشی (References)

[1] ابن كثير، ابوالفداءاسماعيل بن عمر، تفسيرالقرآن العظيم، محمدحسين شمس الدين(محقق)، بيروت، دارالكتب العلمية، ١٤١٩هـ، ج٥، ص٤١٥

Ibn Kathir, Abu al-Fida' Ismail bin Umar, Tafsir al-Qur'an al-'Azim, Muhammad Husain Shams al-Din (Muhaqiq), Beirut, Dar al-Kutub al-'Ilmiyyah, 1419H, Jild 5, Safah 415

[2] زرقانی،محمد بن عبدالعظيم، مناهل العرفان فی علوم القرآن، مطبعة عيسى البابي الحلبي وشركاه،ب س، ج٢،ص٦٣

Zarkani, Muhammad bin Abdul 'Azim, Manahel al-'Irfan fi 'Ulum al-Qur'an, Matba'ah 'Isa al-Babi al-Halabi wa Sharikah, B.S, Jild 2, Safah 63

[3] عطية محمد سالم، ترجمة للشيخ محمد الامين الشنقيطی (مشمولة فی) اضواء البيان فی ايضاح القرآن بالقرآن، بيروت، دارالفكر للطباعة والنشر والتوزيع، ١٩٩٥م، ج٩،ص٤٧٩

'Atiyah Muhammad Salim, Tarjamah for Shaykh Muhammad al-Amin al-Shanqiti (Included in) Adwa' al-Bayan fi Idah al-Qur'an bi al-Qur'an, Beirut, Dar al-Fikr li al-Tiba'ah wa al-Nashr wa al-Tawzi', 1995M, Jild 9, Safah 479

[4] احمد حسانين اسماعيل، سيد، الشنقيطى ومنهجه فى التفسير فى كتابه اضواء البيان فى ايضاح القرآن بالقرآن(رسالة ماجستير)،كلية دارالعلوم قسم الشريعة الاسلامية، جامعة القاہرة، مصر، ۲۰۰۱م، ج۱، ص۷۸

Ahmad Hassaneen Ismaeel, Syed, Al-Shanqeeti wa Manhajahu fi al-Tafseer fi Kitaabihi Adhwaa al-Bayaan fi Izaah al-Qur'an bil-Qur'an (Risaalat Maajisteer), Kulliyyah Daar al-Uloom, Qism al-Shari'ah al-Islamiyyah, Jaami'ah al-Qaahirah, Misr, 2001M, Jild 1, Safah 78.

[5] اتحاف النُبلاء بسيرالعلماء ،ج۱،ص۱۳۴

It'haaf al-Nubalaa bi Seer al-'Ulamaa, Jild 1, Safah 134.

[6] ترجمة للشيخ محمد الامين الشنقيطى (مشمولة فى) اضواء البيان ،ج۹،ص۴۷۳ ،الاعلام،ج۶، ص۴۵ ؛ عادل نويهض(مؤلف)، معجم المفسرين من صدر الإسلام وحتى العصر الحاضر،بيروت، مؤسسة نويهض الثقافية للتأليف والترجمة والنشر،۱۹۸۸ء، ج۲، ص۴۹۶

Tarjamat lil-Shaikh Muhammad al-Ameen al-Shanqeeti (Mashmoolah fi) Adhwaa al-Bayaan, Jild 9, Safah 473; Al-A'laam, Jild 6, Safah 45; 'Aadil Nuwayhid (Mu'allif), Mu'jam al-Mufassireen min Sadr al-Islam hatta al-'Asr al-Haadir, Bayrut, Mu'assasat Nuwayhid al-Thaqafiyyah lil-Ta'leef wa al-Tarjamah wa al-Nashr, 1988E, Jild 2, Safah 496.

[7] ترجمة للشيخ محمد الامين الشنقيطى (مشمولة فى) اضواء البيان ،ج۹،ص۴۹۸-۴۹۶

Tarjamat lil-Shaikh Muhammad al-Ameen al-Shanqeeti (Mashmoolah fi) Adhwaa al-Bayaan, Jild 9, Safah 496–498.

[8] الفاتحة:۷

Al-Faatiha: 7

[9] السجدة: ۱۰

Al-Sajdah: 10

[10] الضحىٰ: ۷

Al-Duhaa: 7

[11] اضواء البيان ،ج۶،ص۹۰-۸۹

Adhwaa al-Bayaan, Jild 6, Safah 89–90.

[12] البقرة:۲۵

Al-Baqarah: 25

[13] محمد:۱۵

Muhammad: 15

[14] اضواء البیان، ج۱، ص۱۹

Adhwaa al-Bayaan, Jild 6, Safah 19

[15] البقرة: ۲۷۶

Al-Baqarah: 276

[16] اضواء البیان، ج۱، ص۱۶۰،۱۶-۱۰

Adhwaa al-Bayaan, Jild 1, Safah 10–16, 160.

[17] التکویر: ۱۷

Al-Takweer: 17

[18] المدثر: ۳۳

Al-Muddaththir: 33

[19] اضواء البیان، ج۱، ص۱۱-۱۰

Adhwaa al-Bayaan, Jild 1, Safah 10–11

[20] تفسیرالقرآن العظیم، ج۸، ص۳۳۶

Tafseer al-Qur'an al-'Azeem, Jild 8, Safah 336.

[21] طبری، محمدبن جریر، جامع البیان عن تاویل ای القرآن، احمد محمدشاکر(محقق)، مؤسسة الرسالة، ۲۰۰۰م، ج۲۴، ص۲۵۵

Tabari, Muhammad bin Jareer, Jaami' al-Bayaan 'an Ta'weel Aay al-Qur'an, Ahmad Muhammad Shaakir (Muhhaqqiq), Mu'assasat al-Risaalah, 2000M, Jild 24, Safah 255.

[22] اضواءالبیان، ج۱، ص۱۱

Adhwaa al-Bayaan, Jild 1, Safah 11.

[23] البقرة:۲

Al-Baqarah: 2

[24] فصلت:۴۴

Fussilat: 44

[25] اضواء البیان، ج۱، ص۱۰

Adhwaa al-Bayaan, Jild 1, Safah 10.

[26] النساء:۵۷

Al-Nisaa: 57

[27] اضواء البیان، ج۱، ص۲۴۴

Adhwaa al-Bayaan, Jild 1, Safah 244

[28] المائدة:۴۵

Al-Maa'idah: 45

[29] المراجع السابق

Al-Maraji‘ al-Saabiq

[30] اضواء البیان، ج۱، ص۴۰۸

Adhwaa al-Bayaan, Jild 1, Safah 208

[31] المائدۃ: ۶

Al-Maa’idah:6

[32] اضواء البیان، ج۱، ص۳۳۰

Adhwaa al-Bayaan, Jild 1, Safah 230

[33] الحجرات:۱۴

Al-Hujuraat: 14

[34] اضواء البیان، ج۷، ص۴۱۹

Adhwaa al-Bayaan, Jild 1, Safah 219

[35] الانفال:۲

Al-Anfaal: 2

[36] التوبۃ: ۱۲۴

Al-Tawba:124

[37] الفتح:۴

Al-Fath: 4

[38] المدثر: ۳۱

Al-Muddaththir: 31

[39] محمد: ۱۷

Muhammad: 17

[40] اضواء البیان، ج۲، ص۵۰

Adhwaa al-Bayaan, Jild 2, Safah 50.

[41] الزخرف: ۸۷

Al-Zukhruf: 87

[42] اضواء البیان، ج۳، ص۱۷

Adhwaa al-Bayaan, Jild 3, Safah 17.

[43] الانعام:۵۹

Al-An‘aam: 59

[44] النمل: ۶۵

Al-Naml: 65

[45] اضواء البیان، ج۱، ص۴۸۴

Adhwaa al-Bayaan, Jild 1, Safah 484.

46 المراجع السابق، ج۱، ص۸

Al-Maraji‘ al-Saabiq, Jild 1, Safah 8.

47 النساء:۱۰۳

Al-Nisaa: 103

48 الاسراء: ۷۸

Al-Israa: 78

49 الروم:۱۷

Al-Room: 17

50 هود: ۱۱۴

Hud: 114

51 اضواء البيان، ج۱، ص۲۸۰-۲۷۹

Adhwaa al-Bayaan, Jild 1, Safah 279–280.

52 النجم: ۴-۳

Al-Najm: 3–4

53 الانعام: ۸۲

Al-An‘aam: 82

54 بخاری، محمدبن اسماعیل، الجامع الصحیح، (موسوعة الحديث الشريف۔الكتب الستة)، كتاب الايمان، باب ظلم دون ظلم، رقم الحديث:۳۲، الرياض ،داراسلام للنشرو التوزيع ،الطبعة الرابعة،۲۰۰۸م، ص۴

Bukhari, Muhammad bin Ismaeel, Al-Jaami‘ al-Saheeh (Mawsoo‘at al-Hadeeth al-Shareef: al-Kutub al-Sittah), Kitaab al-Eemaan, Baab Zulm Doon Zulm, Raqm al-Hadeeth: 32, Al-Riyaadh, Daar Islam lil-Nashr wa al-Tawzee‘, Al-Taba‘ah al-Raabi‘ah, 2008M, Safah 4.

55 اضواء البيان، ج۱، ص۴۸۶

Adhwaa al-Bayaan, Jild 1, Safah 486

56 النحل: ۹۷

Al-Nahl: 97

57 اضواء البيان، ج۲، ص ۴۴۱

Adhwaa al-Bayaan, Jild 2, Safah 441.

58 الحج: ۷۸

Al-Hajj: 78

59 اضواء البيان، ج۵، ص۳۰۲

Adhwaa al-Bayaan, Jild 5, Safah 302.

60 البقرة: ١٧٣

Al-Baqarah: 173

61 اضواء البیان، ج١، ص٥٢

Adhwaa al-Bayaan, Jild 1, Safah 52.

62 الفرقان: ١

Al-Furqaan: 1

63 اضواء البیان، ج٦، ص٤

Adhwaa al-Bayaan, Jild 6, Safah 4.

64 الانعام: ٩٧

Al-An‘aam: 97

65 اضواء البیان، ج١، ص٤٨٨

Adhwaa al-Bayaan, Jild 1, Safah 52.

66 النساء: ١٠١

Al-Nisaa: 101

67 اضواء البیان، ج١، ص٢٦٣

Adhwaa al-Bayaan, Jild 1, Safah 263.

68 ص: ٣٤

Saad: 34

69 اضواء البیان، ج٣، ص٢٥٤

Adhwaa al-Bayaan, Jild 3, Safah 254.

70 محمد خير رمضان يوسف(مؤلف)، تتمة الأعلام للزركلي، بيروت، دار ابن حزم، ١٤٢٢ھ، ج٣، ص٢٩٧ ؛ على الاوسى، الطباطبائی ومنهجه فی تفسيره الميزان، طهران، معاونية الرئاسةللعلاقات الدوليةفی منظمة الاعلام الاسلامی، ١٩٨٥م، ص٣٧

Muhammad Khair Ramadan Yusuf (Mu’allif), Tammat al-A‘laam lil-Zarkali, Bayrut, Daar Ibn Hazm, 1422H, Jild 3, Safah 297; Ali al-Awsi, Al-Tabataba’i wa Manhajuhu fi Tafseerihi al-Meezaan, Tehran, Mu‘aawaniyyat al-Riyaasah lil-‘Alaaqaat al-Duwaliyyah fi Munazzamat al-I‘laam al-Islami, 1985M, Safah 37.

71 طباطبائی، محمد حسین، علامه، شیعه دراسلام، مقدمه از قلم سیدحسین نصر، ڈاکٹر، قم، مرکز انتشارات دفتر تبلیغات اسلامی، پائیز١٣٦٢، ص و ؛ شاہد چوہدری، ڈاکٹر (مترجم)، اسلام میں قرآن تالیف علامہ محمد حسین طباطبائی، تہران، مؤسسۃ مطالعات و تحقیقات فرہنگی، ١٩٨٣ء، ص ٢

Tabataba'i, Muhammad Husain, 'Allamah, Shi'ah dar Islam, Muqaddimah az Qalam Syed Husain Nasr, Dr., Qum, Markaz Intisharaat Daftar Tablighaat Islami, Paeez 1362, Safah V; Shahid Chaudhry, Dr. (Mutarjim), Islam mein Qur'an ta'leef 'Allamah Muhammad Husain Tabataba'i, Tehran, Mu'assasat Mutala'aat wa Tahqiqat Farhangi, 1983E, Safah 2.

[72]Saeed Akhtar Rizvi, Allama Sayyid (Translator), Al-Mizan An Exegesis of the Quran by Allama Muhammad Hussain at-Tabataba'i, Iran, World Organization of Islamic Services Publishers, N.D, V:1, P:6

[73]اسلام میں قرآن تالیف علامہ محمد حسین طباطبائی، ص ۴

Islam mein Qur'an, ta'leef Allama Muhammad Husain Tabataba'i, Safah 4.

[74] الطباطبائی، محمد حسین، العلامة، المیزان فی تفسیر القرآن، بیروت، مؤسسة الاعلمی للمطبوعات، ۱۹۹۷م، ملخص مقدمہ ص۱۵-۷

Al-Tabataba'i, Muhammad Husain, al-'Allamah, Al-Meezaan fi Tafseer al-Qur'an, Bayrut, Mu'assasat al-A'lamiyy lil-Matboo'aat, 1997M, Mulakhkhas Muqaddimah Safah 7–15.

[75] الاحزاب: ۳۳

Al-Ahzaab: 33

[76] المیزان، ج۱، ص ۱۵-۱۴

Al-Meezaan, Jild 1, Safah 14–15.

[77] الفاتحة:۷

Al-Faatiha: 7

[78] البقرة:۱۰۸

Al-Baqarah: 108

[79] المیزان، ج۱، ص۳۱

Al-Baqarah: 108

[80] السجدة:۱۰

Al-Sajdah: 10

[81] المیزان، ج۱۶، ص۲۵۶

Al-Meezaan, Jild 1, Safah 256

[82] الضحیٰ:۷

Al-Duhaa: 7

[83] المیزان، ج۲۰، ص۳۵۴

Al-Meezaan, Jild 20, Safah 354.

[84] البقرة:۲۵

Al-Baqarah: 25

[85] محمد:۱۵

Muhammad: 15

[86] البقرة:۲۶

Al-Baqarah: 26

[87] الشورى:۴۵

Al-Shuraa: 45

[88] المیزان، ج۱، ص۹۵

Al-Meezaan, Jild 1, Safah 95.

[89] المراجع السابق، ج۲، ص۴۱۲

Al-Maraji‘ al-Saabiq, Jild 2, Safah 412.

[90] التکویر:۱۷

Al-Takweer: 17

[91] راغب اصفہانی، علامہ، المفردات في غريب القرآن،بیروت، دارالقلم، ۱۴۱۲ھ، ص۵۶۶

Raaghib Asfahaani, al-‘Allamah, Al-Mufradaat fi Ghareeb al-Qur’an, Bayrut, Daar al-Qalam, 1412H, Safah 566.

[92] التکویر:۱۸

Al-Takweer: 18

[93] المیزان، ج۲۰، ص۲۳۹

Al-Meezaan, Jild 20, Safah 239.

[94] البقرة:۲

Al-Baqarah: 2

[95] المیزان، ج۱، ص۴۸-۴۷

Al-Meezaan, Jild 1, Safah 47–48.

[96] النساء:۵۷

Al-Nisaa: 57

[97] المیزان، ج۴، ص۳۸۷

Al-Meezaan, Jild 4, Safah 387.

[98] البقرة: ۲۳

Al-Baqarah: 23

[99] الاسراء: ۸۸

Al-Israa: 88

[100] هود: ۱۳

Hud: 13

[101] الميزان، ج ۱، ص ۶۳-۶۰

Al-Meezaan, Jild 1, Safah 60–63.

[102] الشورى: ۱۱

Al-Shuraa: 11

[103] الانعام: ۱۰۳

Al-An‘aam: 103

[104] الميزان، ج ۱، ص ۱۴-۱۳

Al-Meezaan, Jild 1, Safah 13–14.

[105] المائدة: ۴۵

Al-Maa’idah: 45

[106] الميزان، ج ۵، ص ۳۵۲-۳۵۱

Al-Meezaan, Jild 5, Safah 351–352 .

[107] المائدة: ۶

Al-Maa’idah: 6

[108] الميزان، ج ۶، ص ۲۲۹-۲۲۶

Al-Meezaan, Jild 6, Safah 226–229.

[109] الحجرات: ۱۴

Al-Hujuraat: 14

[110] الميزان، ج ۱۸، ص ۳۳۲

Al-Meezaan, Jild 5, Safah 332

[111] الانفال: ۲

Al-Anfaal: 2

[112] الميزان، ج ۹، ص ۱۲

Al-Meezaan, Jild 9, Safah 12.

[113] الزخرف: ۸۷

Al-Zukhruf: 87

[114] الميزان، ج ۱۸، ص ۱۲۹

Al-Meezaan, Jild 18, Safah 129.

[115] الانعام: ۵۹

Al-An‘aam: 59

[116] الاحقاف: ۲۳-۲۲

Al-Ahqaaf: 22–23

[117] المیزان، ج۷، ص۱۲۷

Al-Meezaan, Jild 7, Safah 127.

[118] النساء:۱۰۳

Al-Nisaa: 103

[119] البقرة: ۱۸۳

Al-Baqarah: 183

[120] المیزان، ج۵، ص۶۵

Al-Meezaan, Jild 5, Safah 65.

[121] النساء: ۲۴

Al-Nisaa: 24

[122] المیزان، ج۴،ص۲۸۲-۲۷۸

[123] احمدالحسینی، سید(مترجم)،القرآن فی الاسلام(ترجمة الکتاب)شیعه در اسلام للطباطبائی، بیروت،دارالزهراء، ۱۹۷۳م، ص۱۳۲

Ahmad al-Husayni, Syed (Mutarjim), Al-Qur'an fi al-Islam (Tarjamat al-Kitaab Shi'ah dar Islam lil-Tabataba'i), Bayrut, Daar al-Zahra, 1973M, Safah 132.

[124] الانعام: ۸۲

Al-An'aam: 82

[125] مسلم بن الحجاج،القشیری،النیسابوری، صحیح مسلم،(موسوعة الحدیث الشریف۔الکتب الستة)،کتاب الایمان، باب صدق الایمان واخلاصه، رقم الحدیث:۳۲۷، الریاض ،داراسلام للنشرو التوزیع ،الطبعة الرابعة،۲۰۰۸م، ص۶۹۹

Muslim bin al-Hajjaaj, al-Qushayri, al-Naysaboori, Saheeh Muslim (Mawsoo'at al-Hadeeth al-Shareef: al-Kutub al-Sittah), Kitaab al-Eemaan, Baab Sidq al-Eemaan wa Ikhlaasihi, Raqm al-Hadeeth: 327, Al-Riyaadh, Daar Islam lil-Nashr wa al-Tawzee', Al-Taba'ah al-Raabi'ah, 2008M, Safah 699.

[126] المیزان، ج۷، ص۲۱۰

Al-Meezaan, Jild 7, Safah 210.

[127] النحل: ۹۷

Al-Nahl: 97

[128] المیزان، ج۱۲، ص۳۴۳

Al-Meezaan, Jild 12, Safah 343

[129] الحج: ۷۸

Al-Hajj: 78

[130] المیزان، ج۱۴، ص۴۱۴

Al-Meezaan, Jild 14, Safah 414.

[131] البقرة: ۱۷۳

Al-Baqarah: 173

[132] المیزان، ج۱، ص۴۲۷

Al-Meezaan, Jild 1, Safah 427.

[133] الفرقان: ۱

Al-Furqaan: 1

[134] المیزان، ج۱۵، ص۱۷۳

Al-Meezaan, Jild 15, Safah 173

[135] النساء: ۱۰۱

Al-Nisaa: 101

[136] ابوالحسن القمی، علی بن ابراہیم، تفسیر القمی، قم-ایران، مؤسسة دارالکتاب للطباعة والنشر، ۱۴۰۴ھ، ج۱، ص۱۵۰

Abu al-Hasan al-Qummi, Ali bin Ibraheem, Tafseer al-Qummi, Qum (Iran), Mu'assasat Daar al-Kitaab lil-Tiba'ah wa al-Nashr, 1404H, Jild 1, Safah 150.

[137] المیزان، ج۵، ص۶۵

Al-Meezaan, Jild 5, Safah 65

[138] ابن سعد، ابوعبداللہ محمدبن سعد، الطبقات الکبریٰ، محمدعبدالقادرعطا(محقق)، بیروت، دارالکتب العلمیة، ۱۹۹۰م، ج۲، ص۷۳

Ibn Sa'd, Abu Abdullah Muhammad bin Sa'd, Al-Tabaqaat al-Kubra, Muhammad Abdul Qaadir 'Ataa (Muhhaqqiq), Bayrut, Daar al-Kutub al-'Ilmiyyah, 1990M, Jild 2, Safah 73.

[139] ص: ۳۴

Saad: 34

[140] المیزان، ج۱۷، ص۲۰۸

Al-Meezaan, Jild 17, Safah 208.

[141] الزمر: ۱۸

Al-Zumar: 18

[142] المیزان، ج۱۷، ص۲۵۱

Al-Meezaan, Jild 17, Safah 251.

[143] القيامة: ٢٣-٢٢

Al-Qiyaamah: 22–23

[144] الاعراف: ١٤٣

Al-A'raaf: 143

[145] الميزان، ج٢٠، ص١٢٢-١٢١

Al-Meezaan, Jild 20, Safah 121–122.

[146] البقرة: ١٢٤

Al-Baqarah: 124

[147] الانبياء: ٧٣

Al-Anbiyaa: 73

[148] الميزان، ج١، ص٢٦٩-٢٦٦

Al-Meezaan, Jild 1, Safah 266–269.

[149] غافر :٢٨

Ghaafir: 28

[150] الميزان،ج١٧، ص٣٢٨

Al-Meezaan, Jild 17, Safah 328.

[151] النمل: ٨٣

Al-Naml: 83

[152] الكهف: ٤٧

Al-Kahf: 47

[153] الميزان،ج١٥، ص٣٩٩

Al-Meezaan, Jild 15, Safah 399.